یار غار مصطفٰے حضرت صدیق ہیں
یار مزار مصطفٰے حضرت صدیق ہیں
©HASSANGRAPHICS
الکلامُ المعطر
فی شان
الصدیقِ الاکبر
جامعۃ المدینہ فیضان بخاری درجہ سادسہ
کے طلبہ کرام کا اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت سیدنا صدیق اکبر کی مبارک
زندگی کے مختلف خوبصورت پہلوؤں پر خوشبودار گلدستہ
پیشکش جامعۃ المدینہ فیضان بخاری

فہرست

پیش لفظ

استاد محترم حضرت علامہ مولانا ابو غفران محمد یوسف مدنی صاحب

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام پر بلا حیل وحجت دامن
اسلام سے وابستہ ہو جانے والا پہلا مسلمان عاشق اکبر رضی اللہ عنہ جن
کے ایمان کی بنیاد عشق رسول ہے دنیا کو محب رسول اسلام کے لیے اپنا سب
کچھ قربان کر دینے کا جذبہ تقویٰ اور پرہیز گاری سخاوت وشجاعت سچائی
اور دیانت داری عبادت وریاضت کا وہ معیار دیا جس پر عمل کر کے مسلمان
تقرب الٰہی کی منزل تک پہنچ جاتا ہے وہ رسول اللہ کی زندگی میں ہی اُن کے
مصلے پر امامت کا شرف ملا اور وصال کے بعد تمام صحابہ نے اُن کو
اسلام کا پہلا خلیفہ منتخب کیا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو بھی
سکھائیں کے حضرت ابو بکر صدیق کا مقام اسلام کی نظر میں کیا ہے
اور آپکی زندگی ہمارے لیے کا طرح سر چشمہ حیات ہے الحمد للہ جامعۃ
المدینہ فیضان بُخاری کے درجہ سادسہ طلبہ کرام سیدنا صدیق اکبر کی
مبارک زندگی کے چند گوشوں کو اجاگر کرنے کی سعی کی ہے اُن میں اکثر نئے
قلم کار ہیں لیکن ہمت اور حوصلے بلند ہیں جذبے جوان ہیں ہماری کچھ حوصلہ

افزائی ان کی اس خدمت دین کے جذبہ کو جلا بخش کر اِن کی تحریر میں مزید نکھار پیدا کر سکتی ہے

الحمد للہ کافی طلبہ کرام نے اس حوالے سے بہترین کارکردگی کا اظہار کیا بالخصوص محمد قاسم بن عبد القادر عطاری ان کے ساتھ حسان بن رفیق اور محمد رضوان عطاری نے بڑی تندہی کے ساتھ اس عظیم کام کو بہت کم وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچایا اللہ پاک ان سمیت تمام طلباء کرام کی سعی کو مستجاب فرمائے

اور اُن کو داعی اسلام بن کر دین وملت کی خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

خاک راہ حجاز

ابو غفران محمد یوسف عطاری المدنی

صدیق اکبر کا تعارف

مؤلف: محمد اسد عطاری

شخصیت کی پہچان کا اصل ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً کسی بھی شخص کی مزاجی کیفیات اور اس کی ذات میں پائی جانے والی خصوصیات کا اندازہ اس کے نسب کا تذکرہ کرنے سے ہوتا ہے، یوں سمجھئے کہ کسی شخصیت کے ذاتی اور اندرونی کوائف جاننے کے لیے اس کا نسب ایک آئینے کی حیثیت رکھتا ہے جہاں اس کے نسب کا ذکر کیا وہیں اس کی شخصیت اپنے تمام اطوار کے ساتھ نکھر کر سامنے آ گئی۔ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ آج تک عربوں میں اس بات کا رواج ہے کہ کسی شخص کی عادات سے آگاہ ہونے کے لیے اس کے قبیلے کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر کتاب میں کسی شخصیت کا تذکرہ بغیر اس کے نسب کے کیا جائے تو اس کتاب کی اہمیت اہل عرب کے نزدیک بہت کم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اولاً نسب کا ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

آپ کا سلسلہ نسب

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللہُ تعالیٰ عنہ کا نام عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب ہے۔ مرہ بن کعب تک آپ کے سلسلہ نسب میں کل چھ واسطے ہیں اور اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نسب میں بھی مرہ بن کعب تک چھ ہی واسطے

ہیں اور مرہ بن کعب پر جا کر آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا سلسلہ سرکار صلی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِیہ وسلم کے نسب سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد عثمان کی کنیت ابو قافہ ہے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام ام الخیر سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب ہے۔ ام الخیر سلمی کی والدہ (یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق بھی اللہ تعالٰی عنہ کی نانی) کا نام دلاف ہے اور یہی امیمہ بنت عبید بن ناقد خزاعی ہیں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ کی وادی (یعنی حضرت سیدنا ابو قحافہ رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ) کا نام امینہ بنت عبد العزیٰ بن حرثمان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہے۔ (المعجم الکبیر، نسبۃ ابی بکر الصدیق واسمہ، (الحدیث: ۱، ج ۱، ص ۵۱، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج ۴، ص ۱۴۴

آپ کے قبیلے کے اوصاف

مکہ مکرمہ میں جتنے قبیلے آباد تھے ان میں سے ہر قبیلہ اس وقت کے مناصب میں سے کسی نہ کسی منصب سے ضرور

سرفراز تھا مثلا بنو عبد مناف کے پاس حجاج کرام کے لیے پانی اور دیگر ضروریات زندگی مہیا کرنے کی ذمہ داری تھی۔ بنو عبد الدار کے پاس جنگی معاملات اور کعبۃ اللہ شریف کے حفاظتی امور کی ذمہ داری تھی۔ بنو مخزوم کے پاس لشکروں کے سپہ سالار ہونے کی ذمہ داری تھی۔ اسی طرح بنو تیم بن مرہ جو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعال عنہ کا قبیلہ تھا ان کا کام خون بہا اور دیتیں جمع کرنا تھا۔ بنو تمیم کی خصوصیات عرب کے دوسرے قبائل سے مختلف نہ تھیں ان میں بھی وہی اوصاف پائے جاتے تھے جو دوسرے عرب قبیلوں میں پائے جاتے تھے، جرات، شجاعت، سخاوت، مروت وہمدردی، بہادری وجفاکشی، ہمسایہ قبائل کی حمایت وحفاظت، معاہدے کی پابندی وغیرہ تمام اوصاف سے بنو تمیم متصف تھے۔

صدیق اکبر کا اسم گرامی

: آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے نام کے بارے میں تین قول ہیں

پہلا قول، عبد اللہ بن عثمان

آپ رضی اللہ تعالی عنہ کانام عبد اللہ بن عثمان ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر ابن اللہ تعالی عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کانام عبد اللہ بن عثمان ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب

(اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة، ذکر السبب الذي من اجله... الخ، الحدیث:۱۸۲۵، ج۹، ص۲

دوسرا قول، عبد الکعبہ

جمہور اہل نسب کے نزدیک آپ رَضِيَ اللہ تعال عنہ کاقدیم نام عبد الکَعْبَہ تھا مشرف بہ اسلام (۱) ہونے کے بعد اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی عَلَيْہِ وَآلہ وسلم نے تبدیل فرما کر عبد اللہ رکھ دیا۔ (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، باب حرف العین، عبد اللہ بن ابی قحافة ابو بکر الصدیق، ج۳، ص (۹۱، الریاض النضرة، ج۱، ص۷۷

آپ رضی اللہ تعال عنہ کے گھر والوں نے عبد الکعبہ نام تبدیل کر کے عبد اللہ رکھ دیا۔ اور آپ (۲) رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ ماجدہ جب دعا کرتیں تو یوں کہتیں: یَارَبَّ عَبْدِ الْکَعْبَۃ اے عبد الکعبہ کے رب (اسد الغابة،

باب العین، عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق، ج۳، ص ۳۱۵، عمدۃ القاری، کتاب فضائل الصحابۃ، باب (مناقب المہاجرین و فضلھم، ج۱۱، ص ۳۸۴

تیسرا قول عتیق

اکثر محدثین کے نزدیک آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا نام عتیق ہے۔ امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عتیق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام ہے اور یہ نام ان کے والد نے رکھا۔ جبکہ حضرت سیدنا موسی بن طلحہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مروی ہے کہ یہ نام "آپ کی والدہ نے رکھا۔

(الریاض النضرۃ، ج۱، ص۷۷)

ان تمام اقوال میں مطابقت

ان تینوں اقوال میں کوئی تضاد نہیں، مطابقت کی صورت یہ ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے والدین نے آپ کا نام عبد الکعبہ رکھا، بعد میں انہوں نے یا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبدیل کرکے عبد اللہ رکھ دیا، اور عتیق آپ کا لقب تھا لیکن اسے نام کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

آپ کی کنیت

آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت ابو بکر ہے، واضح رہے کہ آپ اپنے نام سے نہیں بلکہ کنیت سے مشہور ہیں، نیز آپ کی اس کنیت کی اتنی شہرت ہے کہ عوام الناس اسے آپ کا اصل نام سمجھتے ہیں حالانکہ آپ کا نام عبد اللہ ہے۔

ابو بکر کنیت کی وجہ

عربی زبان میں البکر "جوان اونٹ کو کہتے ہیں، اس کی جمع آبکر" اور بکار "ہے، جس کے پاس اونٹوں کی (۱) کثرت ہوتی یا جس کا قبیلہ بہت بڑا ہوتا یا جو اونٹوں کی دیکھ بھال اور دیگر معاملات میں بہت ماہر ہوتا عرب لوگ اسے ابو بکر کہتے تھے، چونکہ آپ رضی اللہ تعال عنہ کا قبیلہ بھی بہت بڑا تھا اور بہت مالداروں بھی تھے نیز اونٹوں کے تمام معاملات میں بھی آپ مہارت رکھتے تھے اس لیے آپ بھی ابو بکر" کے نام سے مشہور ہو گئے۔

عتیق لقب کی وجہ

جہنم سے آزادی کے سبب عتیق

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا (1) ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تعالیعنہ کا نام "عبد اللہ "تھا، نبی کریم صلی اللہ تعال علیہ والہ وسلم نے انہیں فرمایا:" اَنْتَ عَتِیقٌ مِّنَ النَّارِ تم جہنم سے

آزاد ہو۔تب سے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا نام عتیق ہو گیا۔(صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ عن (مناقب الصحابۃ رج 4، ص ۲

صدیق لقب کی وجہ

رب تعالی نے آپ کا نام صدیق رکھا

حضرت سیدتنا نبعہ حبشیر رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ (1) وَسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یَا اَبَابَکْرٍ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ سَمَّاکَ الصِّدِّیق یعنی اے ابو بکر! بے شک اللہ رب العزت نے تمہارا

"نام "صدیق رکھا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ حرف النون، ج۸، ص ۳۳۲)

صدیق لقب کی وجہ

رب تعالی نے آپ کا نام صدیق رکھا

حضرت سیدتنا نبعہ حبشیر ربی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ (1) وَسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یَا اَبَابَکْرٍ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ سَمَّاکَ الصِّدِّیق یعنی اے ابو بکر! بے شک اللہ رب العزت "نے تمہارا نام "صدیق رکھا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ حرف النون، ج۸، ص ۳۳۲)

صدیق اکبر کا حلیہ مبارکہ

جسمانی خدوخال

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا گیا: "حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہُ کے جسمانی خدوخال کیسے تھے؟ فرمایا: "آپ کا رنگ سفید، جسم کمزور اور رخسار کم گوشت والے تھے، کمر کی جانب سے تہبند کو مضبوطی سے باندھا کرتے تھے تاکہ لٹکنے سے محفوظ رہے، آپ کے چہرہ اقدس کی رگیں واضح نظر آتی تھیں، اسی طرح ہتھیلیوں کی پچھلی رگیں بھی (صاف نظر آتی تھیں۔ (الریاض النضرۃ، ج۱، ص ۸۳، تاریخ الخلفاء، ص ۲۵

گندمی رنگ اور کم گوشت والے

حضرت سیدنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "میں اپنے والد کے ساتھ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مرض موت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا، میں نے دیکھا آپ گندمی رنگ اور کم گوشت والے ہیں۔

(الآحاد والمثاني، ذكر الصديق ومن صفته، ج ۱، ص ۱۲)

داڑھی میں خضاب کا استعمال

اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ "میرے والد محترم حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مہندی اور کتم کا خضاب استعمال فرماتے تھے۔"

(مصنف عبد الرزاق صباغ ونتف الشعر الحديث: ۲۰۳۲۷، ج ۱۰، ص ۱۷۳)

ریش مبارک میں سفید بال

خادم دربار رسالت حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "جب خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلم کے اصحاب میں صرف حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ایسے تھے جن کی ریش مبارک میں سفید بال بھی تھے اس لیے آپ رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم استعمال فرماتے تھے۔"

صدیق اکبر کا بچپن

بچپن کی حیرت انگیز حکایت

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا۔ چند برس کی عمر میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے والد بت خانے میں لے گئے اور کہا: "یہ ہیں تمہارے

بلند وبالا خدا، انہیں سجدہ کرو۔" پھر انہیں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بت کے سامنے تشریف لے گئے تو فرمایا: "میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے، میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔ وہ بت بھلا کیا جواب دیتا۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک پتھر اس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوت خداداد کی تاب نہ لاتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا، اور وہاں سے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی ماں کے پاس لائے، سارا واقعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ: "* اے اللہ کی بندی تجھے خوشخبری ہو یہ بچہ عتیق ہے، آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے، محمد صلی اللہ تعالی علیہ والیہ وسلم کا صاحب اور رفیق ہے۔ یہ روایت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خود مجلس اقدس میں بیان کی۔ جب یہ بیان کر چکے، حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی: "صَدَقَ اَبُوبَکْرٍ وَھُوَ الصِّدِّیْقُ یعنی ابو بکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں۔ اور تین بار یہی الفاظ دہرائے۔

صدیق اکبر کی جوانی زمانہ جاہلیت کی زندگی

عظمت وشرافت

علامہ ابوزکریا یحی بن شرف نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "آپ کا شمار زمانہ جاہلیت میں رؤساء قریش میں ہوتا تھا اور دیگر سردار آپ سے مختلف امور میں مشورے کیا کرتے تھے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ ان کے اچھے برے تمام معاملات کو اچھی طرح جانتے تھے جب اسلام کا پیغام ملا تو اسلام کو دنیا پر ترجیح دی اور صرف اسلام کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔"
(اسد الغابۃ، باب العین عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق، ج۳، ص۳۱۶ تاریخ الخلفاء، ص۳۴، تھذیب الاسماء (واللغات للنووی ابو بکر الصدیق الرقم: ۷۲۷، ج۲، ص۴۷۳

زمانہ جاہلیت واسلام دونوں کی مسلمہ شخصیت

حضرت سیدنا معروف بن خربوز رحمہ اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا شمار قریش کے ان دس مایہ ناز لوگوں میں ہوتا ہے جن کی

شرافت زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں تسلیم کی جاتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس لوگ فیصلہ کروانے کے لیے اپنے مقدمات لایا کرتے تھے کیونکہ اس وقت کوئی انصاف پسند بادشاہ تو تھا نہیں جس کے پاس وہ اپنے تمام معاملات کو پیش کرتے، اس لیے ہر قبیلہ میں اس کے رئیس اور شریف شخص کو اس کی ولایت حاصل ہوتی تھی لہذا لوگ اپنے فیصلے کروانے کے لیے آپ ہی کی خدمت میں حاضر ہوتے۔

صدیق اکبر کا کاروبار

کپڑے کی تجارت

مکہ کے چھوٹے بڑے تمام قبیلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ تجارت کرتے تھے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ جب جوان ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی کپڑے کی تجارت شروع کی اور اپنے اعلی اخلاق، صاف گفتگو، زبان کی سچائی اور ایمان داری سے آپ نے بے حد نفع حاصل کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں آپ کا شمار مکہ کے معروف تاجروں میں ہونے لگا۔

سیدنا صدیق اکبر اور اسلام

مؤلف: محمد بلال رضا قادری عطاری

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کس عمر میں اسلام قبول کیا؟

قبول اسلام کے وقت آپ کی عمر شریف ۳۸ (اڑتیس) سال تھی اور آپ کی عمر مبارک حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عمر مبارک کے برابر ہوئی۔ سوائے عثمان غنی رضی اللہ کے ہر سہ (تینوں) خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین میں سے ہر ایک کی عمر مبارک نیز عمر شریف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ اسلم کی عمر مبارک کے برابر ہوئے یعنی 63 سال. اگرچہ اسمیں کچھ روز رماہ کم و پیش ضرور تھی لیکن سال وفات یہی تھا۔

حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ قبلِ قبولِ اسلام

صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا۔ 4 برس کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کے باپ بُت خانے میں لے گئے اور کہا :

هٰؤُلَاءِ اٰلِهَتُكَ الشُّمُّ الْعُلٰى فَاسْجُدْ لَهُمْ

(یہ ھیں تمہارے بلند و بالا خدا، انھیں سجدہ کرو)

جب آپ بت کے سامنے تشریف لے گئے فرمایا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں ننگا ہوں مجھے کپڑے دیں میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔ "بُت بھلا کیا جواب دیتا آپ نے ایک پتھر اس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوتِ خداداد کی تاب نہ لا سکا۔ باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا انہوں نے ایک تھپڑ رخسار مبارک پر مارا اور وہاں سے آپ کی ماں کے پاس لائے سارا واقعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا۔ "جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اے اللہ عزوجل کی سچی لونڈی تجھے مژدہ ہو اس آزاد بچے کا، آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یار و رفیق ہے

میں نہیں جانتی کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور یہ کیا معاملہ ہے؟

اُس وقت سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کسی نے شرک کی طرف نہ بلایا۔ یہ روایت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خود مجلسِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کی جب یہ بیان کر چکے جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام حاضرِ بارگاہ ہوئے اور عرض کی :

صَدَقَ اَبُوبَکْرٍ وَھُوَ الصِّدِّیْقُ

ابو بکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں

یہ حدیث "مَعَالِی الفَرْشِ اِلٰی عَوَالِی العَرْشِ" میں ہے اور اس سے امام احمد قسطلانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے شرح صحیح بخاری میں ذکر کی۔

جب سے خدمت اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوئے کسی وقت جدا نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ بعد وفات بھی پہلوئے اقدس میں آرام فرما ہیں۔ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دہنے دستِ اقدس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا اور بائیں دست مبارک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا اور فرمایا :

هٰکَذا نُبْعَثُ یَومَ الْقِیَامَۃِ

ہم قیامت کے روز یوہی اُٹھائیں جائے گے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بزرگان دین کے اقوال

امام اہلسنت سیدنا امام ابو الحسن اشعری فرماتے ہیلَم ْ یَزَل ْ اَبُو بَکْرٍ بِعَیْ ْنِ الرِّضَا مِنْ اللہِ تَعَالٰی

ابو بکر ہمیشہ اللہ تعالی کی نظرِ رضا سے منظور

ابنِ عاکر امام زہری تلمیذ انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہے۔

مِنْ فَضْلِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّہٗلَمْ یَشُکَّ فِی اللہِ سَاعَۃ

صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ انہیں کبھی اللہ عزوجل میں شک نہ ہوا

امام عبد الوہاب شعرانی الیَوَاقِیْتِ وَالجَوَاھِر میں فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اَتَذْکُرُیَوْمَ یَوْمٍ" کیا تمہیں اس دن والا دن یاد ہے۔ عرض کی یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے حضور نے "بَلٰی" فرمایا تھا۔ بالجملہ (الفرض) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روزِ اَلَسْتُ سے روز ولادت اور روز ولادت سے روز وفات اور روز وفات سے اَبَدُ الآباد (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) تک سردارِ مسلمین ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ و پرہیزگاری

مؤلف: حسان رضا عطاری

! میرے پیارے بھائیوں

اگر تقوی و مجاہدہ رضائے الہی کے لیے ہو تو یہی تقویٰ باعث نجات ہے اور جب کبھی انسان کا دل تقوی سے خالی ہو جائے تو اس کا ساری عمر رونا بھی اسے کام نہ دے گا کہ سب سے افضل چیز تقویٰ ہے ہے

چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے سب سے بڑی عبادت فقہ " " یعنی دین میں غور و فکر کرنا اور دین کی سب سے افضل چیز تقویٰ یعنی پرہیزگاری ہے

(مجمع الزوائد، کتاب العلم)

حرام کردہ اشیاء سے بچانے والا تقویٰ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ایک بھی نہ ہو وہ کتا اس سے بہتر ہے

ایسا تقویٰ جو اسے اللہ کے حرام کردہ اشیاء سے بچائے۔

ایسا حلم یعنی بردباری اے وہ جاہل کی جہالت کا جواب دے اور۔

ایسا حسن اخلاق جس سے وہ لوگوں کے ساتھ پیش آئے۔

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق)

صدیق اکبر کا تقویٰ قرآن پاک سے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تو وہ متقی ہیں جن کا تقویٰ کو خود قرآن کریم بیان فرماتا ہے۔
چناچہ پارہ 30 سورۃ اللیل آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے (وَ سَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی ترجمہ کنز الایمان: اور
(بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار

اس آیت مبارکہ میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی
اللہ

عنہ ہیں۔

صدیق اکبر کا تقویٰ عیسی علیہ السلام کی مثل

دو عالم کے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو زھد و تقویٰ میں حضرت عیسی علیہ
السلام کی مثل کسی کو دیکھا جاہے تو وہ ابو بکر صدیق کو دیکھ لے

زبان کی سختی۔

حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو دیکھا
آپ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے خلیفہ
رسول اللہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا یہی وہ شئے ہے جس نے مجھے ہلاکتوں میں ڈال دیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسم کا کوئی عضو ایسا نہیں جو زبان کی سختی کی شکایت "
نہ کرتا ہو"

منہ میں پتھر

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے منہ میں چھوٹے چھوٹے پتھر رکھا کرتے تھے جن کے ذریعے
(فضول) گفتگو سے پرہیز کرتے۔

تلاوت کرتے ہوئے گریہ وزاری

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے آنسوں پر اختیار نہ رہتا یعنی زاد قطار رونے لگ جاتے۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ)

گرمیوں میں روزے

حضرت سیدنا ابو بکر بن حفص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گرمیوں میں (نفلی) روزے رکھتے اور سردیوں میں چھوڑ دیتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صدقے تقویٰ و پرہیزگاری عطا فرمائے۔

صدیق اکبر کا خوفِ خدا

مؤلف احمد رضا عطاری

کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ایک باغ میں داخل ہوئے، درخت کے سائے میں ایک چڑیا کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچ کر ارشاد فرمایا: "اے پرندے! تو کتنا خوش نصیب ہے کہ ایک درخت سے کھاتا ہے اور دوسرے کے نیچے بیٹھ جاتا ہے پھر تو بغیر حساب کتاب کے اپنی منزل پہ پہنچ جائے گا۔ اے کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا۔" (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، فصل في تفضیلھم، فضل الصدیق، خوفہ، الحدیث: ۳۵۶۹۶، ج۶، الجزء: ۱۲، ص۲۳۷، شعب الایمان، باب فی خوف من اللہ، الحدیث: ۷۸۸، ج۱، ص۴۸۵)

تعریف پر بارگاہ خداوندی میں التجا

حضرت سیدنا ابو حاتم اصمعی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی تعریف کی جاتی تو بارگاہ خداوندی میں التجا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے: "اے اِلٰہَ الْعَالَمِین! تو میری ذات کو مجھ سے بہتر جاننے والا ہے اور میں اپنی ذات کو ان لوگوں سے بہتر جانتا ہوں۔ اے رَبَّ الْعَالَمِین! مجھے ان لوگوں سے اچھا بنا دے اور میرے اُن تمام گناہوں کو معاف فرما دے جن کا انہیں علم نہیں اور میرے متعلق جو کچھ وہ کہتے ہیں اُن پر میرا مواخذہ نہ

فرما۔(کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابہ، فضل الصدیق، شمائلہ واخلاقہ، الحدیث:۳۵۲۹۹،ج۲، الجزء:۱۲،)

مومن صالح کا کوئی بال ہوتا ہے

حضرت سیدنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق "رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا:"کاش! میں ایک مومن صالح کے پہلو کا کوئی بال ہوتا۔

(الزھد للامام احمد، زھد ابی بکر الصدیق الرقم:۵٦۰، ص۱۳۸)

کاش! میں ایک درخت ہوتا ہے

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی "اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:"خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ درخت ہوتا جسے کھایا اور کاٹا جاتا۔

(الزھد للامام احمد، زھد ابی بکر الصدیق، الرقم:۵۸۱، ص۱۴۱)

کاش! میں سبزہ ہوتا

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی کہ ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللہ تعالی عنہ نے یوں فرمایا:"اے کاش! میں سبزہ ہوتا جسے

جانور کھا جاتے۔"(جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث:۱۷۴،ج۱۱، ص۴۱، الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر وصیۃ ابی بکر، ج۳، ص۱۴۸)

سب سے زیادہ ڈرنے والے

حضرت سیدنا محمد بن سیرین رضي الله تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:"سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وسلم کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ واحد شخص تھے جو ایسی بات کہنے سے سب سے زیادہ ڈرتے جو ان کے علم میں نہ ہوتی۔"(الطبقات الکبری لابن سعد، طبقات البدریین، ابو بکر الصدیق، ذکر الغار والھجرۃ الی المدینۃ، ج۳، ص۱۳۲)

موضوع: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف: عبد الرحیم عطاری

یوں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سبھی محاسن اور مکارم نہایت عظیم اور نہایت جلیل ہیں لیکن ان کا جو وصف اور شرف دوسرے تمام اوصاف و محاسن پر حاوی اور غالب ہے وہ ہے ان کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی کتاب سیرت ایک ایک ورق اس حقیقت پر شاہد عدل ہے کہ انہوں نے اپنا سب کچھ عشق حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا کر دیا تھا۔ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ عشق رسول رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت تھا۔ اگرچہ سب بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والہ وشیدا تھے لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عشق رسول کی ہمسری کا دعوی کوئی نہ کر سکا۔

سرور دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دعوت حق کا آغاز فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کے خطرات کے علی الرغم سب سے پہلے آگے بڑھ کر اس پر لبیک کہا بے شک کے چوتھے سال کے اوائل فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین کا حکم خداوندی نازل ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے مشرکین کو علانیہ حق کی طرف بلانا شروع کیا تو مشرکین مشرکین کے قہر وغضب کا آتش فشاں پوری قوت سے پھٹ پڑا اور انہوں نے اہل حق کو لرزہ خیز مظالم کا نشانہ بنا لیا انبیاء ان ان بلاکشان اسلام میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ بھی شامل تھے۔

ان کے ہم قبیلہ ایک مشق عثمان بن عبید اللہ نے انہیں اپنے بھائی طلحہ کے ساتھ ایک ہی رسی میں باندھ کر سخت زدوکوب کیا لیکن ان کے قدم جادۂ حق سے لمحہ بھر کے لیے بھی نہ ڈگمگائے آئے بلکہ ان کے عشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میں اور بھی اضافہ ہو گیا انہوں نے اپنا سارا مال ان

غریب الوطن بے سہارا ذرا اور بے کس غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کروانے کے لیے لئے وقف کر دیا جو انکے آقا و مولیٰ کا دامن اقدس تھامنے کی پاداش میں کفار کے پنجۂ ستم میں گرفتار تھے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رومی حضرت عامر بن فہیرہ حضرت زنیرہ حضرت نہیدہ وغیرہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہکے جود و کرمی کے ذریعے کفار کے دست تعدی سے نجات پائی۔

سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کی صبح کو کفار کے سامنے واقع معراج عطا فرمایا تو انہوں نے قہقہا لگایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہ کہیں باہر تھے بعض کفار نے ان سے جا کر کہا تمہارے صاحب اس قسم کے ناقابل یقین باتیں کہتے ہیں ہیں ہیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے بلا تاتل جواب دیا: لقد صدق وانی لاصدقتہ۔ (یعنی آپ نے سچ فرمایا اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں)

غزوہ بدر کے موقع پر صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے میدان جنگ کے کنارے ایک سائبان بنا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلم میں تشریف فرما ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ شمشیر برہنہ علم کے حضور کی حفاظت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ کوئی مشرک اس سائبان کے کے قریب آتا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس پر جھپٹ پڑتے اور مار کر ہٹا دیتے۔

ایک موقع پر مشرکین کا ایک گروہ صاحبان کے قریب آپہنچا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تن تنہا تلوار کھینچ کر مشرکین پر جھپٹ پڑے اس وقت ان کی زبان پر یہی الفاظ تھے کیا تم نے اس شخص کو مار ڈالو گے جو اللہ کو اپنا پروردگار بتاتا ہے پھر اس جوش سے تلوار چلائی کہ سب مشرکین بھاگ گئے۔

غزوہ تبوک کے موقع پر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو صدقہ کا حکم دیا سب صحابہ کرام نے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور زیادہ سے زیادہ مال راہ حق میں پیش کیا لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا کوئی بھی اس کو نہ پہنچ سکا انہوں نے گھر کی سوئی سلائی تک آکر گئے رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابو بکر اپنے اہل وعیال کے لئے کیا رکھا ہے؟ تو عرض کی ان کے لئے لیے اللہ اور

اس کا رسول پھول رسول ہی کافی ہے ہے ہے ہے ایک اور روایت میں ہے انہوں نے رو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلم میں اور میرا مال مال ہی کا تو ہے۔

یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عشق رسول کی چند مثالیں ہیں ورنہ ان کی تو ساری زندگی ہی عشق رسول کے واقعات سے معمور اور روشن ہے، اگر ہم یہ کہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا جو نمونہ پیش کیا آج تک اس کی مثال کوئی پیش نہ کر سکا اور نہ قیامت تک پیش کر سکے گا اس میں کوئی مبالغہ نہ ہو گا

صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت

محمد طارق عطاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں! مال سے انسان بہت محبت کرتا ہے دین کا کام کرنے والے بھی اپنی جان وقت اہل و عیال سب کو دینِ اسلام کی خدمت میں لگا دیتا ہے لیکن مال لگانے والے قلیل ہوتے ہیں، لیکن جو مال و دولت وقت جان اہل و عیال سب کو دین کی خدمت میں لگا دیتے ہیں ان میں سے ایک ایسی عظیم شخصیت ، افضل البشر بعد از انبیا مسلمانوں کے پہلے خلیفہ یار غار و یار مزار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ہیں جنھوں نے نا صرف جان و وقت اہل و عیال قربان کیا بلکہ مال و دولت اور سب کچھ قربان کر دیا

آپ رضی اللہ عنہ کی سخاوت کی بھی کیا شان ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ خود بیان فرماتا ہے
الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی

ترجمہ کنز الایمان جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو

یہ آیت صدیق اکبر رضی اللہ عنی کی مالی سخاوت پر دلیل ہے، اور مفسرین کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت مبارکہ آپ رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی

اسلام کی مالی خدمت

آپ رضی اللہ عنہ ایک کاروباری آدمی تھے اور آپ کپڑے کا وسیع کاروبار کرتے تھے جس دن آپ اسلام لائے اس وقت آپ کے پاس 40 درہم یا دینار تھے سارے کا سارا راہ خدا میں خرچ کر دیا

:رسول اللہ ﷺ کی مالی خدمت

اسلام قبول کرنے کے بعد سے ہجرت مدینہ تک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام کی مالی خدمت کرتے رہے لہذا ہجرت کے وقت آپ کے پاس کل مال پانچ یا چھ ہزار درہم تھے جو آپ نے اپنے ساتھ لے لیا اور رسول اللہ ﷺ پر صرف (خرچ) کر دئے۔

: رسول اللہ ﷺ کی گواہی

آپ رضی للہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی اتنی مالی خدمت کی کہ آپ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا ابو بکر صدیق کے مال نے دیا!

سبحان اللہ کیا شان ہے سخاوت کی کہ میرے آقا ﷺ خود فرما رہے ہیں کہا ابو بکر کے مال نے مجھے نفع پہنچایا حالانکہ جو جس کو ملا وہ میرے آقا ﷺ کے صدقے وطفیل ملا کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

" آتا ہے فقیروں پہ انہیں کچھ پیار ہی ایسا

خود بھیک دیں اور خود کہیں میرے منگتے کا بھلا ہو"

میرے آقا ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں ایسا تصرف فرماتے تھے جیسے اپنے مال میں فرماتے تھے سبحان اللہ کیسی سخاوت صدیق اکبر کی کہ میرے آقا ﷺ پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

ایک واقعہ ہے غزوہ تبوک کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے مالی خدمت کر کے سخاوت کا ایسا عظیم مظاہرہ کیا فرمایا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال اسلام اور مسلمانوں پر ایسا نچھاور کر دیا حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت ﷺ، میں حاضر ہوئے ببول کے کانٹوں والا چوغہ پہنے ہوئے تھے اب اس بات سے اندازہ لگائیں کہ اپنے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا اور سب کچھ دین اسلام کے لئے قربان کر دیا

حضرت سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے سات غلام خرید کر آزاد کئے جنھیں راہ خدا میں بہت تکالیف دی جاتی تھیں ان میں حضرت سیدنا بلال حبشی اور سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما بھی تھے

پیارے بھائیوں مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے ``کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ```
عنہ نہایت ہی شفیق و مہربان تھے کسی مؤمن کو تکلیف میں مبتلا نہ دیکھ سکتے تھے بلکہ اپنے مال و متاع کو
اس کی جان پر فوقیت دیتے تھے اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے سات غلاموں کو خرید کر
آزاد فرمایا دوسرا یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ شروع سے ہی نیک خصلت تھے اور کفار بھی جانتے تھے کہ
آپ رضی اللہ عنہ نیکیوں میں سبقت کرتے تھے۔

ایک بار اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا کہ اپنا
مال راہ خدا میں جہاد کے لئے صدقہ کرو اس فرمان عالیشان کی تعمیل میں مختلف صحابہ
کرام علیہم الرضوان نے حسب توفیق اپنا مال راہ خدا میں جہاد کے لئے تصدق {صدقہ} کیا عاشق
اکبر یار غار مصطفے ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے کر بارگاہ رسالت
میں حاضر ہو گئے اللہ پاک کے محبوب ﷺ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور استفسار فرمایا
"اے ابو بکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟" صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے محبت بھرے لہجے
میں یوں عرض کی: "یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے گھر کا سارا مال آپ کی بارگاہ میں حاضر کر دیا ہے اور
گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ
منظر دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ میں کبھی بھی ابو بکر صدیق سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

گھر بار لٹا کر کہتے ہیں اللہ نبی ہی کافی ہے

کیا بات احا گر کہتے ہیں صدیق اکبر میرے ہیں

موضوع: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانثاری

محمد حسان بن عطاء اللہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی اذیتیں پہچائی گئ۔ آپ صلی علیہ وسلم نے ان تکالیف پر صبر فرمایا اور انہیں برداشت فرمایا۔ اس وقت جو افراد اسلام کی دعوت سے سرفراز ہو چکے تھے انہیں بھی ستایا جانے لگا اور انہوں نے بھی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور راہِ حق پر قائم و دائم رہے۔ جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا تو ان کے دلوں کو راحت و سکون عطاء فرمایا اور انہیں معرفت حق سے آشنا کر دیا۔ اس وقت تمام حضرات نے جانثاری کا مظاہرہ کیا اور جب جب ضرورت محسوس ہوئی تو انہوں نے اپنی جان و مال کے نذرانے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیے، اور اسلام کی سربلندی کیلئے کوشاں رہے۔ زمانہ نبوی میں کثیر صحابہ کرام کو جانثاری کا شرف حاصل ہوا جو کہ سیرت و تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ انہی صحابہ کرام میں سے ایک شخصیت جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے، آپ کا شمار ان حضرات میں سر فہرست ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جانثاری میں اپنے مال و اسباب کو خرچ کرنے سے دریغ نہ فرمایا۔ جس وقت آپ اسلام لائے اور اعلانیہ دعوت کا سلسلہ شروع ہوا تو مشرکین، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن بن گئے تھے اور آپکو اذیت دینا انکا امر ضروری بن چکا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت و حمایت کو اسلام کی اساس قرار دے رکھا تھا اور یہی اساس حقیقی ایمان ہے۔ آپکا یہ بے مثال کردار آپکی بینظیر جانثاری، جرأت و بہادری پر دلالت کرتا ہے۔ جسکا آپ نے ہر موقع پر شاندار طریقہ سے مظاہرہ فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کی جانثاری کا تذکرہ کرتے نظر آتے ہیں، چنانچہ،

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا،

غزوہ بدر کے روز ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے ایک سائبان بنایا تھا تا کہ کوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی طرح تکلیف نہ پہنچا سکے، اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا، صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لیے آگے تشریف لائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر کسی کافر کو یہ ہمت نہ ہو سکی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بھی بھٹک سکے۔ اس لیے ہم میں سب سے زیادہ بہادر و جانثار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

جب مشرکین کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف پہنچائی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ انکی طرف سے آنے والی ہر تکلیف کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت فرماتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑی بہادری و جانثاری کے ساتھ مشرکین سے دفاع بھی فرماتے۔ چنانچہ،

حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی طرف سے سب سے زیادہ تکلیف کب پہنچی؟ فرمایا: ایک مرتبہ مشرکین مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائے تو جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو آپ کو گھیر لیا۔ وہ آپ سے جو بھی پوچھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچ ارشاد فرماتے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے خداؤں کے متعلق فلاں فلاں بات نہیں کہتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ ہاں کہتا ہوں۔ تو وہ آپ کو تکلیف پہنچانے لگے کہ اتنے میں کسی نے جا کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ مشرکین آپ کے دوست کو تکلیف پہنچا رہے ہیں۔ آپ دوڑتے ہوئے مسجد میں آئے، دیکھا کہ مشرکین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑے ہوئے ہیں آپ نے آتے ہی ارشاد فرمایا: ارے بد بختو! ہلاک ہو جاؤ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب صرف اللہ ہے۔ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیا اور انہیں مارنا شروع کر دیا۔ حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واپس گھر لوٹ کر آئے تو آپ کی تکالیف اور زخموں کا یہ حال

ھتا کہ سر میں جہاں بھی ہاتھ رکھا جاتا تو وہاں کے بال ہاتھ کے ساتھ ہی آجاتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے کہ: اے ذوالجلال والاکرام تو بڑی برکتوں والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جانثاری سے حصہ عطاء فرمائے

آمین ثم آمین

موضوع: جمع قرآن اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مؤلف: محمد عادل عطاری

حقیقی جامع قرآن

حقیقی طور پر قرآن عظیم کو جمع فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے، چنانچہ اللہ پاک قرآن یم پارہ 29 سورۃ القیامہ میں ارشاد فرماتا ہے: ان علینا جمعہ وقرآنہ
ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔
حضور سید المرسلینصلیاللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے اپنے مقدس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل
علی نبیناوعلیہ الصلاۃوالسلام کے بیان کے مطابق قرآن مجید کو لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق صحابہ کرام کو بیان فرمایا
اور اس کی صورت یہ تھی کہ قرآن مجید 23 سال کے عرصے میں حالات وواقعات کے حساب سے جدا جدا آیتیں ہو کر نازل ہوا، کسی سورت کی کچھ آیتیں نازل ہوتیں پھر دوسری سورت کی کچھ آیتیں اترتیں، پھر پہلی سورت کی آیتیں نازل ہوتیں حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں لہذا اسے فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے رکھا جائے، چنانچہ وہ آیات اس سورت میں اور اس جگہ پر رکھ دی جاتیں۔ اس ترتیب کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ

وسلم سے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نماز میں اور تلاوت کے دوران قرآن مجید پڑھتے۔

اس دور میں سارا قرآن عظیم کتابی شکل میں ایک جگہ جمع نہیں تھا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی علیہ کے سینوں میں محفوظ تھا اور متفرق کاغذوں، پھر کی تختیوں، بکری دنبے کی کھالوں، اونٹوں کے شانوں اور پسلیوں کی ہڈیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کو جمع فرمایا جمعِ قرآن میں صدیق اکبر کا کردار جب جنتی صحابی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں نبوت کے جھوٹے دعوے دار ملعون مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی تو اس میں بہت سے حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم شہید ہو گئے۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت سے وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم شہید ہو گئے ہیں جن کے سینوں میں قرآن کریم تھا، اگر اسی طرح جہادوں میں حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم کو ایک جگہ جمع نہ کیا گیا تو قرآن مجید کا بہت سا حصہ مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے، میری رائے یہ ہے کہ آپ اس بات کا حکم دیں کہ قرآن مجید کی سب سورتیں ایک جگہ جمع کر لی جائیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا جو کام حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے نہ کیا وہ ہم کیسے کریں؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی اگرچہ حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے یہ کام نہ کیا لیکن خدا کی قسمہ کام بھلائی کا ہے۔

آخر کار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو ان کی رائے پسند آ گئی اور آپ رضی اللہ تعالیعنہ نے حضرت زید بن ثابت انصاری اور دیگر حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس عظیم اور اہم ترین کام کا حکمدیا اور کچھ ہی عرصے میں الحمد للہ سارا قرآن عظیم ایک جگہ جمع ہو گیا، ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی اور وہ

صحیفے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی حسین حیات آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس رہے ان کے بعد امیر
المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انکے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کالقب جامع قرآن کیسے ہوا؟

عرب میں چونکہ بہت سے قبیلے ، بچے تھے اور ہر قوم اور قبیلے کی زبان کے بعض الفاظ کا تلفظ اور لہجے مختلف تھے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے مقدس زمانے میں قرآن کریم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لہجے اور پرانی عادات کو یکدم بدلنا دشوار تھا، اس لئے اللہ تعالی کے حکم سے ان پر یہ آسانی فرمادی گئی تھی کہ عرب میں رہنے والی ہر قوم اپنی طرز اور لہجے میں قرآن مجید کی قراءت کرے اگرچہ قرآن مجید لغت قریش پر نازل ہوا تھا۔ زمانہ نبوت کے بعد چند مختلف قوموں کے بعض افراد کے ذہنوں میں یہ بات جم گئی کہ جس لہجے اور لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن کریم نازل ہوا ہے، اس طرح کوئی کہنے لگا کہ قرآن اس لہجہ میں ہے اور کوئی کہنے لگا نہیں بلکہ دوسرے لہجے میں ہے یہاں تک کہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ، جنتی صحابی امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں یہ نوبت آگئی کہ لوگ اس معاملے میں ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار ہوگئے۔ جب امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا" ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوگیا ہے تو آئندہ تم سے کیا امید ہے ؟" چنانچہ امیر المومنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم اور دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے مشورے کے مطابق یہ طے پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب ولہجہ کی اجازت میں مصلحت نہ رہی بلکہ اس سے فتنہ اٹھ رہا ہے لہذا پوری امت کو خاص "لغت قریش" پر جس میں قرآن مجید نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغتوں سے باز رکھنا چاہئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے جو صحیفے جمع فرمائے تھے وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منگوا کر ان کی نقلیں لی جائیں اور تمام

سورتیں ایک مصحف میں جمع کردی جائیں، پھر وہ مصاحف اسلامی شہروں میں بھیج دیئے جائیں اور سب کو حکم دیا جائے کہ وہ اسی لہجے کی پیروی کریں اور اس کے خلاف اپنے اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں فتنہ ختم کرنے کے لئے وہ تلف کردیئے جائیں۔

چنانچہ اسی درست رائے کی بناء پر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سو صحائف منگوائے اور ان کی نقلیں تیار کر کے تمام شہروں میں بھیج دی گئیں۔اس عظیم کام کی وجہ سے امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی کے کو جامع القرآن" کہا جاتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ 26،439-452 ملخصا)

غزوات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مؤلف: زید احمد عطاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ انتہائی نرم مزاج تھے، اگر ان کی اپنی ذات کا معاملہ ہوتا تو عفوو درگزر سے کام لیتے اور کسی کو ذرہ برابر تکلیف نہ پہنچاتے لیکن اگر معاملہ، پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، عظمت اسلام یا مسلمانوں کا ہوتا تو آپ کی غیرت جوش میں آجاتی اور قطعا کسی چیز کی پرواہ نہ کرتے بلکہ باطل کے سامنے اڑ جاتے اور ڈٹ کر اس کا مقابلہ فرماتے۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے تقریبا تمام غزوات میں خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعَلَمِیْن صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جنگی امور میں مہارت، بہادری و دلیری اور ان کی ہمت بے مثال تھی، اسی وجہ سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو دفاعی مشیر خاص کا درجہ حاصل تھا، چناچہ

...غزوۂ بدر اور صدیق اکبر...

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: "جنگ بدر کے روز اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ ملاحظہ فرمایا کہ مشرکین کی تعداد تو ہزار کے قریب ہے جب کہ مسلمان صرف تین سو انیس ہیں (اور بروایات دیگر تین سو تیرہ تھے) تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے یوں دعا فرمائی: "اے اللہ! تو نے جو وعدہ مجھ

سے کیا تھا اسے پورا فرما۔ اے اللہ! اگر یہ مٹھی بھر مسلمان ختم ہو گئے تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا"۔ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اس دعا میں مشغول رہے حتی کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی چادر کندھے سے ڈھلک کر نیچے گر گئی۔ گویا مسلمانوں کی افرادی قوت کمزور ہونے کے سبب تقریبا تمام مسلمان اس وقت بہت آزمائش میں تھے، کیونکہ جنگی ساز و سامان بھی نہ ہونے کے برابر تھا اور مسلمانوں کی اس بے سر و سامانی کو خود قرآن پاک میں اللہ نے ارشاد فرمایا ترجمہ کنز الایمان: "اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر و سامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو۔

اس وقت تمام مسلمانوں میں صرف حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ایسے تھے جنہوں نے مسلمانوں کے ڈوبتے حوصلوں کو سہارا دیا، کیونکہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ جانتے تھے کہ اگر آج مسلمان کمزور پڑ گئے تو دنیا سے اسلام کا نام و نشان ختم ہو جائے گا لہذا آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے تمام مسلمانوں کی ڈھارس بندھانے اور ان کے کمزور حوصلوں کو بلند کرنے کے لیے ہمت سے کام لیا اور دعا میں مشغول اللہ کے رسول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی چادر مبارک اٹھا کر آپ صلی اللہ تعلی علیہ والہ وسلم کے کاندھے پر رکھی اور آپ کی پشت اطہر سے لپٹ گئے۔ عرض کی: 'یارسول اللہ صلی اللہ تعال علیہ والہ وسلم! آپ بہت دعا کر چکے، اب بس فرمایئے اللہ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُرۡدِفِیۡنَ﴾ (الانفال:) ترجمہ کنز الایمان: "جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو میں نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے۔ بعدہ اللہ نے فرشتوں کے ذریعے آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی مدد فرمائی کافروں کو شکست ہوئی۔

صدیق اکبر کی غیرت ایمانی

اس وقت جنگوں کا یہ دستور تھا کہ ابتداء میں دونوں لشکر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے اور دوسرے لشکر پر اپنی دھاک بٹھانے کے لیے ماہر شہسواروں کو ایک ایک کر کے مقابلے پر بھیجتے تھے۔ کفار کی طرف سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے بیٹے عبد الرحمن نے ((جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کفار کی طرف سے لڑ رہے تھے)) مسلمانوں کو مقابلے کے لئے للکارا کہ کون ہے جو مجھ سے مقابلہ کرے گا؟" اپنے غیر مسلم بیٹے کو دیکھ کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعال عنہ کی غیرت ایمانی جوش میں آ گئی اور آپ رضی اللہ تعالی عنہ مقابلے پر جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعال علیہ والہ وسلم نے آپ کو بیٹھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے سرکار صلی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالی عَلَیْہِ وَاللہِ وَسلم! مجھے اجازت عطا فرمائیں۔ تو نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسلم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: "مَتِّعْنَا بِنَفْسِکَ یَا اَبَا بَکْرٍ! اَمَا تَعْلَمُ اَنَّکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ یعنی اے ابو بکر! ابھی تو ہمیں تمہاری ذات سے بہت سے فائدے اٹھانے ہیں تمہیں معلوم نہیں کہ میرے نزدیک تمہاری "حیثیت بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ کے رسول بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے جو الفاظ مبارکہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے نکلے تھے تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ویسا ہی ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں شجر اسلام پھلتا اور پھولتا گیا۔

غزوہ احد اور صدیقِ اکبر

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ اُحد کے دن جب تمام صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرضوان سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے جدا ہو گئے تو سب سے پہلے آپ

صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے پاس حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضی اللہ تعالی عنہ واپس پلٹے۔"

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غزوہ احد کی یاد ستاتی تو آپ رونے لگتے اور فرماتے کہ یہ دن تو تھا ہی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِی اللہ تعالی عنہ کا۔ جب میں پہلے حضور نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص بڑی بہادری وجواں مردی سے آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی حفاظت کر رہا ہے، میرے دل میں آیا کہ خدا کرے یہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ہوں، اور وہ واقعی طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔ اور مجھے اس وقت سب سے بڑھ کر یہی شے محبوب تھی کہ سرکار نامدار، مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی حفاظت پر اس "جواں مردی سے جان نچھاور کرنے والا میری قوم کا ایک فرد ہے۔

غزوہ تبوک اور صدیقِ اکبر

تبوک اور اس کا دشوار گزار راستہ غزوہ تبوک تنگی وترشی اور موسم گرما کی شدت وحرارت کے زمانہ میں پیش آیا نیز علاقہ خشک سالی کی لپیٹ میں تھا، اور پھل پک چکے تھے۔ لوگوں کو پھلوں اور سایہ دار درختوں میں قیام پسند تھا۔ اس حالت میں سفر کرنا سب ناپسند کرتے تھے علاوہ ازیں ان کے پاس زادراہ اور سواریوں کی قلت تھی۔ تبوک تک پہنچنے کے لیے شام کے عظیم صحراء کو طے کرنے میں چالیس روز چلنا پڑتا ہے اور اتنے ہی ایام واپسی پر لگتے تھے۔ جہاں نہ کوئی درخت ہے اور نہ سایہ، پانی بھی بہت کم مقدار میں دستیاب ہوتا ہے، لیکن اللہ نے ان نفوس قدسیہ کے دلوں کو مضبوط رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس غزوہ کو جیش العُسرَۃ (تنگ دق کا لشکر) بھی کہتے ہیں اور چونکہ منافقوں کو اس غزوہ میں بڑی شرمندگی اور شرمساری اٹھانی پڑی تھی۔ اس وجہ سے اس کا

ایک نام غزوہ فَاضِحَہ (رسوا کرنے والا غزوہ) بھی ہے۔ یقیناً ایسے کٹھن راستے میں مسلمانوں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ خصوصاً پانی کی قلت نے تو سبھی کو پریشان کر دیا اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں دعا کے لیے عرض گزار ہوئے اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وسلم نے خصوصی کرم فرمایا۔ چنانچہ

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم شدید گرمی کے موسم میں تبوک کے لیے نکلے۔ دوران سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ وہاں ہمیں اس قدر شدت کی پیاس لگی کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ ہمارا وقت اجل قریب آپہنچا ہے۔ پیاس کی شدت سے ہم اس حد تک مجبور ہو گئے کہ ہم میں سے کوئی آدمی پیاس بجھانے کے لیے اپنا اونٹ ذبح کرتا اور اس کی اوجھڑی کو نچوڑ کر اس میں سے نکلنے والے پانی کو پی لیتا اور جو پانی باقی بچتا اسے اپنے پہلو پر باندھ لیتا۔ مسلمانوں کی یہ حالت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دیکھی نہ گئی اور وہ مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یوں درخواست کی: یَارَسُوْلَ اللہِ! اِنَّ اللہَ قَدْ عَوَّدَکَ فِی الدُّعَاءِ خَیْرًا فَادْعُ اللہَ یعنی اے اللہ کے رسول! یقیناً اللہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دعا کو قبول فرماتا ہے، اور آپ کو خیر و برکت سے نوازتا ہے لہذا آپ اللہ عزوجل سے دعا فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلم نے فرمایا: اتحب ذٰلک؟ یعنی اے ابو بکر! کیا تمہاری اس میں خوشی ہے۔ عرض کیا: ”جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! چنانچہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھا دیے اور دعا مانگ کر ابھی ہاتھ نیچے بھی نہ کیے تھے کہ آسمان پر ابر رحمت گرجنے لگا، پہلے ہلکی ہلکی بارش ہوئی، پھر موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے برتنوں کو پانی سے بھر لیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ معجزہ تھا کہ جہاں ہم تھے صرف وہیں بارش ہو رہی تھی ہمارے ارد گرد بارش کا نام و نشان نہیں تھا۔

سب سے بڑا جھنڈا صدیقِ اکبر کے ہاتھ میں

دوجہاں کے تاجور، سلطان بحر وبر صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے ساتھ تیس ہزار مجاہدین کا لشکر تھا جب لشکر اسلام رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی قیادت میں ثنیۃ الوداع نامی مقام پر جمع ہوا تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے قائدین، جرنیلوں اور کمانڈروں کو منتخب فرمایا اور انہیں مختلف جھنڈے عطا فرمائے اس موقع پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو سب سے بڑا جھنڈا عطا فرمایا۔ مگر دور دور تک رومی لشکروں کا کوئی پتا نہیں چلا۔ واقعہ یہ ہوا کہ جب رومیوں کے جاسوسوں نے قیصر بادشاہ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک میں آرہے ہیں تو رومیوں کے دلوں پر اس قدر ہیبت چھا گئی کہ وہ جنگ سے ہمت ہار گئے اور اپنے گھروں سے باہر نہ نکل سکے۔ -اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلیہ وسلم نے بیس دن مقام تبوک میں قیام فرمایا اور اطراف وجوانب میں افواج الہی کا جلال دکھا کر اور کفار کے دلوں پر اسلام کا رعب بٹھا کر مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اور تبوک میں کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

سیدنا صدیق اکبر کا ایمان افروز تبصرہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ شریک تھا۔ ایک دفعہ میں آدھی رات کے وقت اٹھا تو میں نے لشکر میں ایک جانب کچھ روشنی دیکھی۔ میں صورت حال معلوم کرنے کے لیے ایک طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تَعَالَی عَلَیۡہِ وسلم اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تَعَالٰی عَنۡھُما موجود ہیں اور سیدنا عبد اللہ ذوالبجادین مزرقی رضی اللہ تعالی عنہ وفات پاچکے ہیں۔ انہیں دفن کرنے کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان قبر کھود چکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ان کی قبر مبارک میں بنفس نفیس (یعنی خود) اترے ہوئے ہیں اور سیدنا ابو بکر صدیق وعمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما ان کی میت کو رسول اللہ صلی للہ تعال علیہ والہ وسلم کی جانب قبر میں اتار رہے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تَعَالٰی علیہ والہ وسلم

فرمارہے ہیں: آدنیا اِلَی آخِیْکُمَا یعنی اسے اپنے بھائی کے قریب کردو۔ چنانچہ انہوں نے ان کی میت کو آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی طرف بڑھا کر نیچے اتار دیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی میت کو پہلو کے بل کیا تو فرمایا: اللّٰھُمَّ اِنِّی اَمْسَیْتُ رَاضِیًا عَنْہُ فَارْضِ عَنْہُ یعنی اے اللہ! میں اس آخری رات تک اس سے راضی تھا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ روح پرور منظر دیکھ کر اپنے ایمان افروز جذبات کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا: "وَاللہِ لَوَدِدْتُ اَنِّی صَاحِبُ الْحُفْرَۃِ یعنی الل کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ اس قبر میں عبد اللہ ذوالبجادین رضی اللہ تعالی عنہ کی جگہ میں ہوتا "۔

دورِ خلافتِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ

مؤلف: محمد اسلم شاہ

اللہ پاک کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور وہیں مستقل رہائش کی ترکیب بنالی تو تمام انتظامی امور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خود ہی دیکھا کرتے تھے اور یہ سلطنت مصطفٰے نہ صرف مدینہ بلکہ پورے عرب پر محیط تھی۔ اس وقت تقریبا پورے عرب میں ہی اسلام پھیل چکا تھا اور تمام مسلمان نہایت ہی اتحاد و اتفاق اور انتہائی شیرازہ بندی کے ساتھ زندگی بسر کررہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصال ظاہری سے پہلے ان کی اس مدنی زندگی سے یہودی، عیسائی اور دوسرے غیر مسلم ہر وقت خوف زدہ رہتے تھے اور مسلمانوں سے بے حد مرعوب تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصال ظاہری کے بعد اب وہ دیکھ رہے تھے کہ مسلمانوں کا کیا حال ہوگا اور ان کے انتظامی امور کا سربراہ کون ہوگا؟ کیا مسلمان اپنے آپ کو اس صدمے میں سنبھال پائیں گے یا نہیں؟ لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سفر و حضر کے ساتھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمانوں میں موجود ہیں پھر تمام مسلمانوں کے اجماع پر آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ بنایا گیا اور قرآن پاک کی کئی آیات مبارکہ اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کئی احادیث طیبہ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت پر دلالت کرتی ہیں۔

آپ کے دور خلافت میں کئی مرتدین، گستاخان اور کفار کے خلاف جنگیں کیں، کئی غزوات میں آپ نے فتح حاصل فرمائی، اس کے علاوہ آپ کی خلافت پر کئی لوگوں نے اعتراض :کیا بعض نے تو معاذ اللہ اسلام ہی سے نکل گئے اور بعض نے آپ کے خلاف بغاوت کرلی۔ چنانچہ

زکوۃ نہ دینے والوں کے خلاف اعلانِ جنگ

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور خلافت میں بعض قبائل عرب مرتد ہوگئے اور زکوۃ دینے سے انکار کردیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ

نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جمع کرکے ان سے مشاورت کی تو ان میں اختلاف واقع ہوگیا، آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے عرض کیا :

اے امیر المؤمنین! اگر آپ نے ان لوگوں سے ایک ادنی سی ایسی شے نہ لی جسے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بطور زکوۃ وصول فرماتے تھے تو یہ سنت رسول کی مخالفت ہوگی۔" آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا :

اچھا اگر ایسا ہے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔" بعض صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ان سے نرمی کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا :

وحی کا سلسلہ ختم ہوچکا اور اب دین مکمل ہے تو کیا میرے ہوتے ہوئے دین میں کوئی کمی ہو جائے گی۔" خدا کی قسم! میں زکوۃ اور نماز کے درمیان فرق کرنے والوں سے ضرور جہاد کروں گا، کیونکہ زکوۃ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے۔ خدا کی قسم! اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بطور زکوۃ دی جانے والی ایک رسی بھی اپنے پاس رکھیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔" حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ روح پرور انداز بیان دیکھ کر مجھے یوں لگا جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے "آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے، اور آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سچ فرمار ہے ہیں۔

صدیق اکبر کی فتوحات

آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے دور میں کئی جنگیں کیں اور کئی جنگوں میں آپ فاتح ہو کر لوٹے ان جنگوں میں بعض کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے؛

1) جنگ ذات السلاسل

2) فتح حَیرہ

3) فتح اَنبار

4) فتح عین التمر

5) فتح دومۃ الجندل 6) فتح حصید

اور اس کے علاوہ آپ نے بہت ساری جنگوں میں فتح یاب ہوئے۔

صدیق اکبر کی انتظامی امور

آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا پہلے سال کا زیادہ تر حصہ مرتدین اور باغیوں کی بغاوت وارتداد کو ختم کرنے میں گزرا، بغاوت وارتداد کے خلاف جنگ وجہاد کے ساتھ ساتھ مملکت کے انتظامی قائم فرمادیا، آپ کی قائم کردہ مجلس انتظامی امور کو ملاحظہ کیجیے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کے منصب قضا پر متعین کیا گیا لیکن عجیب اتفاق ہے کہ وہ دو سال اس منصب پر فائز رہے اور اس دوران کوئی مقدمہ ان کی شرعی عدالت میں نہیں آیا۔ مدینہ منورہ سے باہر مرتدین اور باغیوں سے جنگیں ہو رہی تھیں لیکن مدینہ منورہ میں کسی قسم کی کوئی ایسی شکایت پیدا نہیں ہوئی جس کے سبب آپ کی عدالت میں کسی کو حاضر ہونا پڑے۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیت المال کے نگران تھے، زکوۃ وصدقات کے مال کے تمام معاملات ان ہی کے سپرد تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ذمہ تحریر و کتابت کا شعبہ تھا۔ مختلف لوگوں کے نام جن میں انتظامیہ اور فوج کے سب لوگ شامل تھے، انھیں فرامین جاری کرنا، ضروری امور کے بارے میں ان سے خط وکتابت کرنا، انھیں مراسلے بھیجنا اور ان کے مراسلوں کا جواب دینا آپ دونوں ہی کی ذمہ داری تھی۔

اللہ پاک آپ کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں دین کی سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شانِ صدیق اکبر بزبانِ مولا علی

سید محمد سلیم رضا

محمد ِ مصطفٰے صلی اللہ ُعلیہ والہٖ وسلم کے یارِ غار، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہ ُعنہ کانام مبارک عبد اللہ، کنیت ابو بکر اور صدیق و عتیق القاب ہیں۔ صدیق کا معنی ہے: بہت زیادہ سچا۔ آپ زمانہ ٔجاہلیت میں ہی اس لقب سے مشہور ہو گئے تھے، کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ جبکہ عتیق کا معنی ہے آزاد۔ آپ قریشی ہیں اور ساتویں پشت میں شجرۂنسب رسولُ اللہ صلی اللہ ُعلیہ والہٖ وسلم کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہ ُعنہ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی سال بعد مکے شریف میں پیدا ہوئے۔

قربان جایئے خلیفۂ اول کے فضائل پر جو یارِ غار و یارِ مزار ٹھہرے، وہ کہ جن کو بارگاہِ خداوندی سے ثانی اثنین کا لقب ملا، ان صدیق اکبر پہ لاکھوں سلام۔ یوں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بہت سے فضائل ہیں لیکن آج ہم خلیفۂ رابع سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے ان کے فضائل سنتے ہیں اور اپنے دلوں کو منور کرتے ہیں:۔

صدیق اکبر کی ایک نیکی

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں: میں تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تمام نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی ہوں۔

(فیضانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، ص656)

زبانِ جبرائیل سے صدیق

حضرت نزال بن سبرہ رَضِیَ اللّٰہ ُعنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی المرتضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہ ُعنہ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ خوش طبعی فرمارہے تھے۔ ہم نے ان سے عرض کی: اپنے دوستوں کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے۔ فرمایا: رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ ُعلیہ واٰلہٖ وسلم کے تمام اصحاب میرے دوست ہیں۔ ہم نے عرض کی: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ ُعنہ کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا: ان کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ شخصیت ہیں جن کا نام اللّٰہ پاک نے جبریلِ امین اور پیارے آقا صلی اللّٰہ ُعلیہ واٰلہٖ وسلم کی زبان سے صدیق رکھا ہے۔

((مستدرک، 4/4، حدیث: 4462

بہادر اور جرأت مند

حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہ ُعنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: غزوۂ بدر کے روز ہم نے دو عالم کے مالک ومختار صلی اللّٰہ ُعلیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت اور نگہداشت کے لئے ایک
سائبان بنایا، تاکہ کوئی کافر آپ صلی اللّٰہ ُعلیہ واٰلہٖ وسلم پر حملہ کرکے تکلیف نہ پہنچا سکے، اللّٰہ پاک کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا، صرف حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ ُعنہ ننگی تلوار ہاتھ میں لئے آگے تشریف لائے اور نبی کریم صلی اللّٰہ ُعلیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے، پھر کسی کافر کی جرأت نہ ہو سکی کہ آپ صلی اللّٰہ ُعلیہ واٰلہٖ وسلم کے قریب بھی y بھٹکے ۔اس لئے ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ ُعنہ ہی ہیں۔

(کنزالعمال، الجزء:12، 6/235، حدیث:35685)

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ ُعنہ کا شجاعت وبہادری میں کوئی ثانی نہیں، آپ رتبہ ومقام میں تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہ ُعنہم میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں۔ آپ کی رسولُ اللّٰہ صلی

اللہ عَلیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت اور احترام کی کوئی مثال نہیں۔ آپ ہر طرح کے مصائب میں رسولُ اللہ صلی اللہ عُلیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے۔

هجرت کے رفیقِ سفر

حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے: حضرت جبریلِ امین علیہِ السَّلام نبی کریم صلی اللہ عُلیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ عُلیہ واٰلہٖ وسلم نے
پوچھا: میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ عرض کی: یارسولُ اللہ صلی اللہ عُلیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنہ ہجرت کریں گے اور وہ صدیق رَضِیَ اللہُ عَنہ ہیں۔

جنت کا اجازت نامہ

ایک بار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنہ اور حضرت مولا علی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنہ کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔ حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنہ نے پوچھا: آپ کیوں مسکرا رہے
ہیں؟ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ عُلیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: پُلِ صراط سے وہی گزرے گا جس کو علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنہ تحریری اجازت نامہ دیں گے۔ یہ سن کر حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنہ بھی مسکرا دیئے اور کہنے لگے: میں آپ کو رسولُ اللہ صلی اللہ عُلیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے آپ کے لئے بیان کردہ خوشخبری نہ سناؤں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ عُلیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: پُلِ صراط سے گزرنے کا تحریری اجازت نامہ صرف اُسی کو ملے گا، جو حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنہ سے محبت کرنے والا ہوگا۔

(الریاض النضرہ، 1/201)

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہ عنہ کے ارشادات

جو مجھے حضرت ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہ عنہما سے افضل کہے تو میں اس کو مفتری کی (یعنی بہتان لگانے والے کو دی جانے والی سزا) دوں گا۔

(تاریخ ابنِ عساکر، 383/30)

اس اُمّت میں نبی صلی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد سب سے بہتر (حضرت) ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہ عنہما ہیں.

(تاریخ ابنِ عساکر، 346/30 ملتقطاً)

امام ذہبی رحمۃ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا: یہ قول حضرت علی رَضِیَ اللّٰہ عنہ سے تواتر سے منقول ہے۔

(تاریخ الخلفاء، ص34)

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ عنہ شکر کرنے والوں اور اللّٰہ پاک کے پسندیدہ بندوں کے امین ہیں، آپ ان سب سے زیادہ شکر کرنے والے اور سب سے زیادہ اللّٰہ پاک کے پسندیدہ ہیں۔

(تفسیر طبری، پ4، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ:144، 455/3)

ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہ عنہ ہی ہیں۔

(مسند بزار 14/3، حدیث:761)

یادرکھو!وہ(یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ) انسانوں میں سب سے زیادہ رحم دل، نبی کریم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم کے یارِ غار اور اپنے مال سے حضور صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہیں

ہم سب صحابہ میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عنہ سب سے افضل ہیں۔

(الریاض النضرہ،1/138)

حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عنہ کا نام صدیق آسمان سے نازل فرمایا۔

(معجم کبیر،1/55،حدیث:14)

اللہ پاک ہمیں بھی نیک ہدایت عطا فرمائے اور عاشقانِ رسول کے صدقے ہمارے صغیرہ اور کبیرہ گناہ معاف فرمادے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انداز محبت

مؤلف: محمد قاسم رضا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سے سب پہلے اسلام قبول کیا آپ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں آپکا لقب صدیق ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انداز محبت:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا پیارا ارشاد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس قوم میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں تو اُن کے لیے مناسب نہیں کے اُنکی امامت کوئ اور کرے اب یہاں انداز محبت دیکھیں کہ جب آپ نے یہ فرمایا تو چاروں خلفاء کرام تھے لیکن آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کا منصب عطا فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ھیں کہ سارے دن نہ بیٹھا کرو وقفے وقفے سے ملا کرو محبت بڑھتی ہے اور یہ بات نمازِ ظہر سے پہلے فرمائی تھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز کے لیے تشریف لائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں فرمائی نمازِ عصر میں بھی یوں ہوا کے تشریف لائے اور ملاقات نہیں فرمائی اب نمازِ مغرب کا ٹائم ہوا اور نمازِ ہو گئی لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی

اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ فرمائی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابو بکر نہیں آیا تو حضرت انس کہنے لگے کہ آئے تو تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو نماز کے لیے آیا تھا نا ہم سے ملنے تو نہیں آیا حضرت انس کہتے ہیں کہ میں خادم تھا تو بھاگا بھاگا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گیا اور دستخط دی اور کہا کہ آپ کیا کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین (3) مرتبہ آپکے بارے میں سوال کیا کہ ابو بکر آیا نہیں یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے حکم میرے آقا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سارا دن میرے پاس نہیں بیٹھے تو حضرت ابو بکر صدیق کیا خوبصورت جواب عطا فرمائے ہیں کے حضور آپ نے فرمایا تھا نہ کہ وقفے وقفے سے ملا کرو محبت بڑھتی ہے یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے اور حضور نے فرمایا ہاں ہم نے کہا تو تھا مگر تمہارے لیے تھوڑی کہا تھا اے ابو بکر تم نہ جایا کرو تم یہیں رہا کرو تم سے میرا دل لگا رہتا ہے

سبحان اللہ کیا محبت بھرا انداز تھا

مزید

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ». فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ترجمہ: عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ابو بکر ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ آگ سے اللہ کے آزاد کردہ (عتیق اللہ) ہیں۔“ اس روز سے ان کا نام (لقب) عتیق رکھ دیا گیا۔ صحیح، رواہ الترمذی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ افضل البشر بعد الانبیاء

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت متخذا من اُمتی احد اخلیلا لتخذت ابا بکر

اگر میں اپنی اُمت میں سے خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا

فرمان آخری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرا ابو بکر سے بڑا کو محسن نہیں اپنی جان و مال سے میری ہمدردی کی اور اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا۔

افضلیت صدیق اکبر پر دلائل

مؤلف: محمد حسنات رضا عطاری

اس پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ رسل وانبیائے بشر ورسل ملائکہ کے بعد خلفائے اربعہ (ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی مرتضی) تمام مخلوق سے افضل ہیں پھر ان خلفائے اربعہ میں سب سے افضل ابو بکر صدیق پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین. چونکہ ہمارا موضوع افضلیت صدیق اکبر کو قرآن وحدیث سے ثابت کرنا ہے اس لئے ذیل میں ابتدا آیت مبارکہ پیش کی جاتی ہے

قرآن مجید کی سورۃ الیل کی آیت نمبر 17 میں ارشاد ربانی ہے

(وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى (17

ترجمہ: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا

اس آیت مبارکہ میں جو لفظ (اتقی) آیا اس پر مفسرین کرام کا اجماع ہے کہ اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات ہے. اس کے علاوہ امام ابن جوزی نے بھی اس پر اجماع نقل کیا

جیسا کہ آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پرہیزگار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو شخص سب سے زیادہ پرہیزگار وہی سب سے زیادہ عزت والا ہے چنانچہ اللہ پاک قرآن مجید کی سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 13 میں ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ-

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے

قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عند اللہ سب سے زیادہ عزت والے اور سب سے پرہیزگار بھی ہیں آیئے اب وہ احادیث پیش کی جاتی ہے جو ابو بکر صدیق کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے

علیُّ المرتضی کے بیٹے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ابو بکر، میں نے پوچھا: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: عمر۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے دوبارہ پوچھا کہ پھر کون؟ تو شاید آپ حضرت عثمان کا نام لے لیں گے، اس لئے میں نے فوراً کہا: حضرت عمر کے بعد تو آپ ہی سب سے افضل ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں تو ایک عام سا آدمی ہوں

(بخاری،2/522،حدیث:3671)

ایک دن نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر توجہ فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق نظر نہ آئے تو آپ نے ان کا نام لے کر دوبار پکارا۔ پھر ارشاد فرمایا: بے شک رُوحُ القُدس جبریل امین علیہ السَّلام نے ابھی مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی اُمّت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں۔

(معجم اوسط،5/18،حدیث:6448)

صحابی ابن صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں حضرت ابو بکر، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین افضل ہیں، پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سنتے اور آپ انکار نہ فرماتے۔(المعجم الکبیر، جلد12، صفحہ 285، مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل

حضرت ابو درداء سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق ' رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا، تو ارشاد فرمایا: اے ابو درداء! کیا تم ایسے شخص کے آگے چل رہے تھے، جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے۔ انبیاء و مرسلین کے علاوہ کسی بھی ایسے شخص پر سورج طلوع و غروب نہیں ہوا، جو ابو بکر سے افضل ہو۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد 30، صفحہ 209، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

چونکہ صحابۂ کرام حضرت صدیقِ اکبر کی افضلیت کے قائل تھے اسی لئے بڑے بڑے ائمہ بھی اس عقیدے پر کاربند تھے جیسا کہ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہم صدّیقِ اکبر کو افضل مانتے تھے جیسا کہ حضرت امامِ اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام کے بعد تمام لوگوں سے افضل حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان ذوالنورین، پھر علی ابنِ ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں

(شرح فقہ اکبر صفحہ نمبر 61)

اور اسی شرح فقہ اکبر کے صفحہ نمبر 136، میں کتاب المنتقی کے حوالے سے ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اہلسنت وجماعت کی نشانیوں کے حوالے سے سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخین (ابو بکر و عمر فاروق) افضل قرار دینا بھی اہلسنت وجماعت کی نشانیوں میں سے شمار کیا

اب جو خود کو صحیح العقیدہ مسلمان کہے تو وہ کبھی بھی کسی بھی صحابی کو حضرت ابو بکر صدیق سے افضل قرار نہیں دیگا

احادیث کریمہ کی روشنی میں صدیق اکبر کے فضائل

مؤلف: محمد سرفراز عطاری

ویسے تو حضور کے ہر ہر صحابی کی شان نرالی ہے اور حضور کے اس پیارے چمن کے ہر ہر پھول کی خوشبو اپنی مثال آپ ہے اور اس گلستان کے جس پھول سے استفادہ طلب کیا جائے تو مراد سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ اور اس کی تائید کرتا ہے حضور کا یہ قول:

أَصحابي كالنُّجومِ بِأيِّهِم اقتَدَيتُم اهتَدَيتُم

یعنی حضور نے فرمادیا کہ میرے اصحاب میں سے جس کی پیروی کروگے ان میں سے جس کی بھی سیرت اپناؤ گے فلاح پاجاؤ گے۔ تمہیں صداقت چاہیے تو مل جائے گی سخاوت چاہیے تو مل جائے گی۔ شجاعت کے طلب گار ہو تو مل جائے گی۔ عدالت کے متلاشی ہو تو مل جائے گی۔ الغرض کسی بھی بھلائی کے طلب گار ہو تو مل جائے گی۔ سب صحابہ کی خصوصیات کمال ہیں لیکن ان میں سے صدیق اکبر یار غار مزار و فردوس رضی اللہ عنہ یہ اپنی مثال آپ ہیں۔

رسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم میں
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

۱۔حدیث مبارکہ شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (مروی عبد اللہ بن عباس):

حضور اور آپ کے اصحاب ایک تالاب پر تشریف لے گئے۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا، ہر شخص اپنے یار کی طرف پھرے، سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کے صرف حضور اور صدیق اکبر باقی رہے۔ حضور صدیق اکبر کی طرف پھیر کر تشریف لے گئے۔ اور انہیں گلے لگا کر فرمایا میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق (طبرانی معجم کبیر کتاب السنۃ) اکبر ہے۔

نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

۲۔(حدیث)(راوی حضرت جابر بن عبد اللہ)

فرماتے ہیں کہ ہم خدمت اقدس ﷺ میں حاضر تھے تو حضور نے ارشاد فرمایا، اس وقت تم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالٰی نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہیں بنایا۔ اور اس کی شفاعت انبیاء کی مانند ہو گی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابو بکر صدیق نظر آئے۔ سید عالم نے قیام کیا اور صدیق کو گلے لگایا اور پیار کیا۔

تاریخ بغداد للخطیب بغدادی

ترجمہ محمد بن العباس ابو بکر القاص

(ج ۳ س ۱۲۴)

۳۔(حدیث) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی

فرماتے ہیں کہ میں نے مولیٰ علی کو حضور کے ساتھ کھڑے دیکھا اتنے میں ابو بکر
صدیق حاضر ہوئے۔ حضور نے ان سے مصافحہ فرمایا۔ اور گلے لگایا۔ اور ان کے دہن پر بوسہ دیا
تو مولیٰ علینے عرض کی کہ کیا حضور ابو بکر کا منہ چومتے ہیں۔ فرمایا اے ابو الحسن ابو بکر کا
مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ اپنے رب کے حضور ہے۔

رسول اللہ کے بعد سب سے بہتر امت میں!

۴۔ حضرت محمد بن حنیفہ شہزادہ امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سی
مروی ہے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی سے عرض کی کہ رسول اللہ کے
بعد سب سے بہتر کون ہے ارشاد فرمایا ابو بکر میں نے عرض کی پھر کون فرمایا
عمر۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی احسان نہیں جسکا ہم نے چکانہ دیا ہو سوائے ابو بکر صدیق کے
بیشک کا میرے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ قیامت کے دن چکائے گا۔

۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر
آدم علیہ السّلام سے لیکر میری بیعت تک جو کوئی بھی مجھ پر ایمان لایا ہر ایک کا ثواب
اللہ تعالیٰ مجھے پہنچائے گا اور اے ابو بکر میری بیعت سے تا قیامت تک تمام ایمان
داروں کا ثواب تمہیں ملے گا۔

(تاریخ بغداد ج۴ ص ۲۵۲)

۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا۔
میں نے اللہ تعالیٰ سے آپ کو مقدم کرنے کیلئے تین بار دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے
ابو بکر کو مقدم کرنے کے سوا کسی کو قبول نہ کیا۔
(کنز العمال۔ جز ۱۱۔ ص ۲۸۱)

۹۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا! خیر تین سو
ستر خصائص پر مشتمل ہے جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے ان میں
سے کوئی ایک خصلت عطا فرما دیتا ہے۔ جس کے ساتھ اسے جنت داخل
فرماتا ہے۔ حضرت ابو بکر نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس میں سے کوئی چیز
مجھ میں ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں آپ میں سب خصائص جمع ہیں۔
اس روایت کی تخریج صاحب فضائل
نے کی اور ابن بہلول نے سلمان بن یسار سے حضور کی روایت بیان کی۔

فرمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مؤلف: محمد سراج عطاری

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم، رئوف الرحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو اس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔ تاریخ بغداد 172/7، رقم: 3607)

"خوف خدا کی عظیم مثال"

منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دن پرندے کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے پرندے! کاش میں تیری طرح ہوتا اور مجھے انسان نہ بنایا جاتا۔ (شعب الایمان 1/485 (حدیث: 788، احیاء العلوم 4/226

"کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا"

میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا تاکہ عبادت کی حلاوت نصیب ہو اور جب سے اسلام قبول کیا ہے اللہ پاک کی ملاقات کے شوق کے سبب کبھی سیر ہو کر نہیں پیا۔ ((مختصر منہاج العابدین، ص 97)

"نماز کی ترغیب"

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز کے وقت فرماتے: لوگو اُٹھو! اپنے رب کی جس آگ کو تم نے بھڑکایا ہے اُسے (نماز کے ذریعے) بجھاؤ۔ (مکاشفۃ القلوب، ص68)

"جہنم سے محفوظ رہنے کا عمل"

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: "جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک بروز قیامت اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے تو اسے چاہئے کہ مؤمن کے لئے مہربان اور نرم دل ہو۔" (تنبیہ المغترین، ص76)

"اللہ سے حیا کرو"

اے لوگو! اللہ پاک سے حیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب میں کھلے میدان میں قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو سایہ حاصل کرتا ہوں اور اللہ پاک سے حیا کرتے ہوئے اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 2/44، حدیث: 1133)

اے لوگو! اللہ پاک سے شرم کیا کرو، خدا کی قسم جب میں بیت الخلا جاتا ہوں تو اللہ پاک سے شرم کے باعث دیوار سے اپنی پیٹھ لگا لیتا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء، ص75)

"تعزیت کا خوبصورت انداز"

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کسی سے تعزیت کرتے تو فرماتے: صبر کرنے میں کوئی مصیبت نہیں اور رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، سنو! موت اپنے مابعد سے آسان اور ماقبل سے زیادہ سخت ہے، تم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ظاہری کو یاد کرو گے تو تمہیں اپنی مصیبت کم معلوم ہو گی اور اللہ پاک تمہیں زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔ ابن عساکر، 30/336

صدیق اکبر اور قرآن پاک کی تفسیر

مؤلف محمّد رضوان عطاری

بیان تفسیر میں خوف خداوندی

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ جاں نثار صحابی ہیں جو سفر و حضر ہر جگہ آپ علیہ السلام کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور یقینا قرآن پاک کا نزول آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے ہی ہوا اور کسی آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اس کی تفسیر بیان کرنا بھی آپ سے پوشیدہ نہیں تھا لیکن آپ رضی اللہ تعالی عنہ پر خوف خدا کا ایسا غلبہ تھا کہ کبھی بھی بغیر علم کے قرآن پاک کی کسی بھی آیت کا معنی بیان کرنے سے سخت گھبراتے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام ابوقاسم بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی سے کسی آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: "کون سی زمین مجھے جگہ دے گی یا کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا جب میں کتاب اللہ کی تفسیر میں وہ کہوجو اللہ تعالی کی منشاء کے خلاف ہو۔"

بغیر علم کے تفسیر کرنا

حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سیدنا ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے اللہ تعالی کے اس فرمان: (وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا) ترجمہ کنزالایمان: اور میوے اور دُوب "کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا وہ کون سی زمین مجھے اٹھالے گی اگر میں کتاب اللہ میں وہ شے کہوں جو میں نہیں جانتا

لفظ کلالۃ کی تفسیر

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر افراد نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے کلالۃ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "میں اس کا معنٰی بیان کرتا ہوں اگر درست ہوا تو اللہ تعالی کی طرف سے ہوگا اور اگر اس میں خطا ہوئی تو میری اور شیطان کی طرف سے" پھر ارشاد فرمایا کلالۃ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی اولاد اور باپ نہ ہو۔

دو آیتوں کی تفسیر

امام ابو نعیم رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے *حلیہ "میں حضرت سیدنا اسود بن ہلال رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے رفقاء سے ان دونوں آیتوں کی تفسیر پوچھی (اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا) ترجمہ کنز الایمان: "بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔" (اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَھُمۡ) ترجمہ کنز الایمان: "وہ جو ایمان لائے اور اپنے "ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔

آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے رفقاء نے عرض کیا: "پہلی آیت مبارکہ کی تفسیر یہ ہے کہ جب انہوں نے ثابت قدمی دکھائی اور گناہ نہ کیا۔ دوسری آیتِ مبارکہ کی تفسیر یہ ہے کہ اور اپنے ایمان کو غلطی میں خلط ملط نہ کیا۔" آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: "تم لوگوں نے ان دونوں کی تفسیر کو غیر محل پر محمول کر دیا۔" پھر دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدمی دکھلائی یعنی اس کے غیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے "اور اپنے ایمان کو شرک سے آلودہ نہ کیا۔

صدیق اکبر سے مروی احادیث

حضرت امام ابو ذکریا یحیٰی بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ: "حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کم وبیش) 142 احادیث روایت کی ہیں۔ حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کی صحبت اور دائمی رفاقت کے باوجود آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی قلت روایت کا سبب یہ ہے کہ اِشاعت حدیث، سماعت حدیث، تحصیل حدیث اور حفظ حدیث میں تابعین کے کمال ذوق وشوق

سے قبل آپ رضی اللہ تعالی عنہ انتقال فرما گئے۔ "(تہذیب الاسماء واللغات للنووی، النوع الثانی الکنی، باب ابی بکر، ج ۲، ص ۴۷۳)

آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرنے والے صحابہ وصحابیات

آپ سے صحابہ کرام و تابعین عظام دونوں طبقات نے احادیث روایت کی ہے جن میں سے چند کہ اسماء یہ ہیں:

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم

سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی چند احادیث مبارکہ

(۱) تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَلعُونٌ مَن ضَارَّ مُؤمِنًا أَوْ مَکَرَ بِہِ" یعنی جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا اس سے فریب کیا وہ لعنتی ہے۔

سنن الترمذي، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ، باب ماجاء في الخیانة والغش، الحدیث: ۱۹۴۸، ج ۳، ص ۳۷۸)

(۲) محسن اخلاق کے پیکر محبوب رب اکبر صلی اللہ تعالی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسلم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ صَلَّی الصُّبحَ فَھُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰہِ فَلَا تُخفِرُوا اللّٰہَ فِي عَھدِہِ فَمَن قَتَلَہُ طَلَبَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یَکُبَّہُ فِي النَّارِ عَلَی وَجھِہِ یعنی جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ عزوجل کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے۔ تم اللہ سے کیے ہوئے وعدے ختم نہ کرو جو اس

وعدے کو ختم کرلے گا تو اللہ اس سے مطالبہ کرے گا حتی کہ اسے آگ میں اوندھے منہ گرا دے گا۔"

سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنۡ کَتَبَ عَنِّي عِلْماً اَوۡحدِیۡثاً (۳) لَمۡ یَزَلۡ یُکۡتَبُ لَہُ الۡاَجۡرُمَا بَقِيَ ذٰلِکَ الۡعِلۡمُ وَالۡحَدِیۡثُ یعنی جو میری طرف سے کوئی علم کی بات یا حدیث لکھے جب تک وہ علم یا حدیث باقی رہے گی اس وقت تک اس کے لیے اجر لکھا جاتا رہے گا۔"

(کنز العمال، کتاب العلم الأکمال الحدیث:۲۸۹۴۷، ج۵، الجزء:۱۰، ص۷۹)

شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فی ضوء القرآن والسنۃ

مؤلف محمّد عمار رضا

ثـ ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ہُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَہٗ عَلَیۡہِ۔ التوبۃ:۴۰

آپ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ) غار میں تھے، جب (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے یار سے فرماتے تھے، (غم نہ کر، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنی تسکین نازل فرمائی"۔(کنزالایمان

اس آیت مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر آپ کے اعلی وارفع ہونے کی واضح دلیل ہے۔

اَوّل من اَسلم من الرجال ☆

(بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ

محبوب تھے اور ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ
”فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

(ابن حبان، الصحیح، 15:279.278، رقم:6862)

من سرّہ أن ینظر عتیقا من النار فلینظر إلي أبي بکر رضي اللہ عنہ ☆

(جسے آگ سے محفوظ شخص دیکھنا ہو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے)

.عن عائشۃ: أنّ أبا بکر دخل علي رسول اللہ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: ”انت عتیق اللہ من النّار،“ فیومئذ سمّي عتیقا•

اُمُّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ”
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم اللہ رب العزت کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔“ پس اُس دن
سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ”عتیق“ رکھ دیا گیا۔

(ترمذي، الجامع الصحیح 5:616، ابواب المناقب، رقم:3679)

قال أبو بکر رضي اللہ عنہ: أصدقہ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما أبعد من ذٰلک ☆

(میں تو معراج سے بھی عجیب تر خبروں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتا ہوں)

عن أبي ھریرۃ قال رسول اللہ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم لجبریل لیلۃ أسري بہ إنّ قومي لا یصدّقونني فقال لہ جبریل یصدّقک•
.أبو بکر وھو الصّدّیق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل امین سے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔"

: احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 1:140، رقم)

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی ذہانت

مولف: محمد زین امین بن محمّد امین

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، عاشقِ رسول، عاشقِ اَکْبَر، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ بہت بلند رُتبہ ہستی ہیں، اللّٰہ پاک نے آپ کو بڑے اَعْلیٰ اَوصاف وکمالات عطا فرمائے تھے، آپ کا ایک بہت اعلیٰ وَصف ہے: ذہانت۔ آج ہم ان شآء اللّٰہ! صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی ذہانت کی حکایات سُننے اور ان سے دَرْس حاصِل کرنے کی سَعادت حاصِل کریں گے اَور آخر میں حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ سے فیض لے کر ہم اپنے اندر ذہانت کا وَصف کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟

ان شاء اللّٰہ الکریم ہم اس کے طریقے بھی سیکھیں گے،

تاریخِ بغداد، جلد:7، صفحہ:172۔ معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:185، حدیث:5942۔

"محبتِ صدیق کی برکت سے کلمہ نصیب ہو گیا"

خادِمِ رسول، حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

ایک دِن ایک یہودی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اَور بولا: اللّٰہ پاک جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو کَلِیْم بنایا (طور پہاڑ پر بلا کر انہیں

اپنا کلام سُنایا، اُن سے کلام فرمایا)، اس سچے خدا کی قسم! اِنِّی لَاُحِبُّکَ اے ابو بکر (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہودی کی بات سُنی اور ماشآء اللہ! ذہانت دیکھئے! ہمارے منہ پر کوئی تعریف کرے، ہم سے عقیدت کا اظہار کرے، ہمارے ہاتھ کوئی چوم لے تو ہم اِترا جاتے ہیں، اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے لگتے ہیں، حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اِترائے نہیں، خود پسندی کا شِکار نہیں ہوئے کہ میں بڑا عزت دار ہوں، میری بڑی واہ واہ ہے، میرے انداز، میرا کردار لوگوں کے دِل میں اُترتا ہے وغیرہ، شیطان کی چالوں میں نہیں آئے، اور عِلْم کی بات دیکھئے! یہودی نے اللہ کی قسم اُٹھائی تھی، حضرت صدیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کے بابرکت نام کا اَدَب کرتے ہوئے یہودی کو جھٹلایا بھی نہیں، کیا کِیَا؟ اپنا سَر مُبَارَک جھکالیا۔ کیوں جھکایا؟ حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: تَہَاوُنًا بِالْیَہُوْدِ یہودی کو نظر انداز کرنے، اسے نیچا دکھانے کے لئے۔ گویا آپ اسے بتانا چاہتے تھے کہ تم مجھ سے محبت کا دعویٰ تو کر رہے ہو مگر میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرکے، ان کا کلمہ پڑھ کر ان کی غلامی میں نہیں آتے؟ یاد رکھو! ابو بکر کا عقیدہ ہے، جو میرے آقا کا ہے، وہ میرا ہے، جو اُن کا نہیں، میرا بھی نہیں۔

تو صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اِترائے نہیں بلکہ سَر جھکالیا، اِدھر آپ نے سَر جھکایا، اُدھر جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام وحی لے کر دربارِ رسالت میں حاضِر ہوگئے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے آپ کے لئے سلام بھیجا ہے اور حکم دیا ہے: وہ یہودی جس نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے اِظْہَارِ محبت کیا ہے، اسے بلائیے اور خوشخبری سُنا دیجئے کہ اُس کے دِل میں ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی محبت ہے،

اللہ پاک اِس محبت کی برکت سے اسے جہنّم کی دو ۲ مصیبتوں سے آزادی دیتا ہے: (1): نہ اس کے پیروں میں بیڑیاں ڈالی جائیں گی۔ (2): نہ گردن میں زنجیر ڈالی جائے گی۔

پیارے حُضُور، اللہ کے نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فوراً یہودی کو بُلایا اور اللہ کا پیغام سُنایا، یہ پیغام سنتے ہی یہودی کے دِل میں روشنی جگمگائی، خوش ہو کر اس نے آسمان کی طرف نِگاہ اُٹھائی اور پڑھا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا میں گواہی دیتا ہوں: اللہ کے سِوا کوئی عِبَادت کے لائق نہیں اور آپ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم اللہ کے سچے رسول ہیں۔

اللہ! اللہ! کچھ دیر پہلے جو یہودی تھا، اب اس کی زِندگی میں انقلاب آچکا ہے، اپنی آئندہ زِندگی اس نے کیسے گزارنی ہے؟ اس نے اپنی نیت کا اظہار کیا، کہا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا، میں زندگی میں کبھی بھی ابو بکر کی محبت اپنے دِل سے کم نہیں ہونے دوں گا بلکہ اسے بڑھاتا ہی رہوں گا۔

غور کیجئے! اب وہ مسلمان ہے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کے سامنے صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی محبت دِل میں رکھنے اور اسے بڑھاتے رہنے کی قسم کھا رہا ہے، اس پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے اسے ڈانٹا نہیں، یہ نہیں فرمایا کہ اب تم مسلمان ہو، اب صِرف اللہ سے محبت کرو! اب قرآن سے محبت کرو، اب کلمہ پڑھ چکے ہو، اب ابو بکر کی نہیں بلکہ میری محبت ضروری ہے، نہیں، ایسا نہیں کہا بلکہ فرمایا: ہَنِیْئًا،

ہَنِیئًا مبارک ہو! مبارک ہو! یعنی تمہیں ابو بکر کی محبت کی پہچان ہو گئی، اس کی اہمیت تمہیں معلوم ہو گئی، اس کی برکت سے تمہیں ایمان نصیب ہو گیا، مبارک ہو۔

اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی محبت کیسی بابرکت ہے! اس محبت کی برکتسے ایک یہود کو کلمہ نصیب ہو گیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اَمیرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی محبت کو دِل میں بڑھائیں، یہ محبت ایمانی محبت ہے اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جانِ ایمان، نبیوں کے سلطان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَ شُکْرُہٗ وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ ابو بکر سے محبت کرنا، ان کا شکریہ ادا کرنا میری اُمت پر واجب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی محبت دِل میں بڑھائیے! ان کی سیرت پڑھیئے، ان کے کردار کو اپنے زِندگی کا حصّہ بنائیے۔ * صدیقِ اکبر کی مَحبَّت برکت والی ہے

"صدیقِ اکبر کی محبت اللہ پاک کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے"

صدیقِ اکبر کی مَحبَّت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کا قُرب دِلاتی ہے

صدیقِ اکبر کی محبت ایمان کو پختہ کرتی ہے

صدیقِ اکبر کی محبت عشق رسول میں اِضَافہ کرتی ہے

اللہ رب العزت مجھ عاجز، فقیر، حقیر، کو بھی صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی ذہانت کا صدقہ عطا فرمائے آمین ثم آمین یارب العالمین

صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی تجہیز وتدفین اور نماز جنازہ

مؤلف: محمّد رضوان عطاری

چار تکبیروں کے ساتھ جنازہ

حضرت ابو محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعال عنہ کا چار تکبیروں کے ساتھ جنازہ "پڑھایا۔

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۲۵۸

نماز جنازہ کہاں ادا کی گئی؟

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالی علیہ سے پوچھا گیا: "حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ربی اللہ تعال منہ کی نماز گئی؟ صلی جنازہ کہاں ادا کی گئی؟" آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: "نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر "منور اور منبر کے درمیان۔

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۲۵۸)

نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالٰی عَلَیہ سے پوچھا گیا: " آپ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔ ارشاد فرمایا: "حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم ربی اللہ تعالی عنہ "نے

(الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر وصیۃ ابی بکر، ج۳، ص ۱۵۴، الریاض النضرۃ، ج۱، ص ۲۵۸)

کس وقت تدفین کی گئی؟

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات ہی میں حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالا
مٹھا کے حجرے میں نور کے پیکر، تمام

نبیوں کے سُرُوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ (الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر
(وصیۃ ابی بکر، ج۳، ص۱۵۷ الریاض النضرۃ، ج۱، ص ۲۵۸

یارسول اللہ!۔۔۔ ابو بکر حاضر ہے

حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ تعالی وَجۡہَہُ الکریم فرماتے ہیں: میں حضرت
سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کی حیات طیبہ کے آخری لمحات میں آپ کی بارگاہ
میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "اے علی! جب میرا
انتقال ہو جائے تو مجھے بھی اسی مبارک برتن سے غسل دینا جس برتن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ والہ وسلم کو غسل دیا گیا تھا۔ پھر مجھے کفن دے کر نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ
وسلم کی قبر انور کی جانب لے جانا اور بارگاہ رسالت سے یوں اجازت طلب کرنا: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ
اللّٰہِ! ھٰذَا اَبُوۡبَکۡرٍ یَسۡتَاۡذِنُ یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم! آپ پر سلام ہو، ابو بکر آپ کی خدمت
میں حاضر ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ اگر روضہ اقدس کا دروازہ کھلے تو مجھے اس میں دفن کر
دینا اور اگر اجازت نہ ملے تو مسلمانوں کے قبرستان (جنۃ البقیع میں دفن کر دینا۔ حضرت
سیدنا علی المرتضی شیر خدا ارام اللہ تعالی وجہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غسل وکفن کے معاملات سے فارغ ہونے کے بعد آپ رضی اللہ تعالی
عنہ کی وصیت کے مطابق روضہ محبوب کے دروازے پر حاضر ہوا اور رسول اکرم، شاہ بنی آدم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں یوں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم! ابو بکر آپ
سے اجازت کے طالب ہیں۔" حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا اگرام اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الکَرِیۡم
فرماتے ہیں کہ جیسے ہی میرے الفاظ مکمل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ روضہ رسول اللہ کا دروازہ کھل گیا

اور اندر سے آواز آئی: آدخِلُوا الْحَبِیبَ إِلَی الْحَبِیبِ یعنی محبوب کو محبوب سے ملادو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلم کے پہلو میں دفنا کر دیا گیا۔ (الخصائص الکبری، باب حیاتہ في قبرہ.. الخ، ج ۲، ص ۲۹۳، السیرۃ الحلبیۃ، باب یذکر فیہ مدۃ مرضہ الخ، ج ۳، ص ۱۷ا المیزان، حرف العین (المھملۃ، من اسمہ عبد الجلیل، ج "، ص ۲۲۱

وقت وفات سیدنا صدیق اکبر کی عمر

دن کے حساب سے ۲۱ جمادی الاخری ۱۳ سن ہجری اور رات کے حساب سے ۲۲ جمادی الاخری پیر اور منگل کی درمیانی رات مغرب وعشاء کے درمیان آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ہوئی۔ وفات کے وقت آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ گویا نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا خلیفہ بننے کے بعد جب آپ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی عمر کو پہنچے تو آپ بھی دنیا سے تشریف لے گئے۔ المعجم الکبیر، سن ابي بکر وخطبتہ، ج ا، ص ۲۱، الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر وصیۃ ابی بکر، ج ۳، ص ۱۵۱، السنن الکبری للبیھقي، کتاب الجنائز، باب غسل المرأۃ زوجھا الحدیث: ۶۶۶۳، ج ۳، ص ۵۵۷